

رسائل و مسائل

پیدائشی مسلمان اور جزا و سزا

سوال: میں ایک ہندو ہوں، میرے ان چند سوالوں کا تحقیقی جواب دیں تو بہت کرم ہو گا۔

۱۔ پیدائشی مسلمان ہونا کوئی خوبی نہیں ہے۔ نہ پیدائشی ہندو یا یہودی ہونا کوئی عیب ہے۔ پھر آپ کے ملابوی یہ کیوں کہتے ہیں کہ مسلمان اچھے اور جنتی ہیں، کافر برے اور جہنمی ہیں۔ کیا جنت جنم کا فیصلہ پیدائشی بنیادوں پر ہونا انصاف ہے؟

۲۔ میرا خیال ہے کہ کافروں ہے جو پیدائشی مسلمان ہے اور پھر نظریات اور اعمال سے ہٹ گیا۔ ہم بت پرست ہیں تو کیا ہوا یہ تو ہمارا پیدائشی مذہب ہے۔ لیکن مسلمان اگر قبر پرست ہے یا گناہ کرتا ہے تو وہ بھی کافر ہے کیونکہ اس نے اختیاری کفر کیا۔

۳۔ آج مسلمان اخلاق و کردار کے لحاظ سے کفار سے بھی بدتر ہے حالانکہ وہ روشنی رکھتا ہے۔ روشنی کے باوجود کوئی ٹھوکر کھا کر گرے تو وہ قصور وار ہے یا وہ جواندھیرے میں گر پڑے؟ اللہ کے ہاں کون زیادہ سزا کا حق دار ہے؟

۴۔ اسلام توحید کا دین ہے مگر اب توحید کمال! ہم اپنے اوتاڑ پوچھتے ہیں، تم اپنی شخصیات پوچھتے ہو۔ فرق کیا ہوا؟ ہم تو پیدائشی ایسے ہیں لیکن تم لوگ خود توحید سے پھر گئے۔ کس کا قصور ہوا؟ انصاف تو یہ ہے کہ کفر و شرک کا اصل مقدمہ تم پر چلے۔ ہمارا قصور بس اتنا ہے کہ ہم پیدائشی توحید سے محروم کئے گئے، اور یہ کوئی جرم نہیں۔ ہمیں صحیح فکر و عمل کی کس نے تعلیم دی؟ کس نے ہمیں متأثر کیا کہ ہم بدل جائیں؟

۵۔ عقل کا تقاضا ہے کہ پیدائشی ایمان و کفر کا کوئی وزن نہ ہو۔ اختیاری ایمان اور کفر ضرور قتل مواجهہ ہیں۔ مسلمانوں میں اختیاری کفر ہے۔ ازروے انصاف یہی دوزخی ہیں۔ خدا نسلی اور رسمی کلے کی بنیاد پر جنت دونوں کا فیصلہ نہیں کرے گا۔

۶۔ قبر اور تعصیب پرست بھی مسلمان، سیکولر اور اسلام کے مقابل بھی مسلمان، قاتل و عاصب، اخوا کرنے والے، فسادی، زانی، شرابی وغیرہ سب مسلمان اور جنتی۔ کیونکہ انہوں نے

کلمہ پڑھا۔ سوچیں کہ انہوں نے کب کلمہ پڑھا، کلمہ تو ان کو پیدائشی ملا۔ اب وہ اس کو رسمی پڑھتے ہیں لیکن فکر اور عمل میں ہم جیسے ہیں۔ کیا اس رسی اداگی پر اللہ جنت جنم کافی صد کرے گا؟

جواب: آپ کے خط سے یہ جان کر سرت ہوئی کہ ہندو مذہب کے پیروکار ہونے کے باوجود آپ ترجمان القرآن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ کی یہ جستجو اور تلاش حق لائق تحسین ہے۔ اس بات سے بھی خوشی ہوئی کہ آپ نے کفار کے جسمی کملائے جانتے کے بارے میں اپنے احساسات کا اظہار بلا تکلف اپنے خط میں کیا ہے اور سکھے ذہن کے ساتھ جو سوالات اٹھائے ہیں ان کے علمی جواب چاہتے ہیں۔

پہلی بات یہ سمجھو لیجیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہرچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ گویا کوئی پچھہ ہندو یا عیسائی پیدا نہیں ہوتا بلکہ ہرچہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نظام بندگی و اطاعت کی چیزوی کرتے ہوئے مسلمان پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے انسان جو اپنے آپ کو ہندو یا عیسائی کہتے ہیں، درحقیقت پیدائش کے وقت اپنی فطرت کے لحاظ سے مسلمان ہی پیدا ہوتے ہیں اور بعد میں اپنے ماحول اور والدین کے زیر اثر عیسائی یا ہندو بن جاتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ مسلمان گمراہی میں جو پچھے بھی پیدا ہوتا ہے پیدائش کے فوراً بعد اس کے کانوں میں نداء اذان کے ذریعے اسلام کی دعوت علاماتی طور پر پہنچا دی جاتی ہے۔

یہی پچھے جب بڑا ہوتا ہے تو اسے شعوری طور پر اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اسے قرآن کریم کے مطالعے، حفظ اور سیرت پاک سے متعارف کرایا جاتا ہے اور اب وہ اسلام کی تعلیمات کو سمجھ کر اپنے مسلمان ہونے کا ادراک کرتا ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ عموماً ایک بچے کے مل اور ہاپ دونوں مسلمان ہوں تو پاسپورٹ کے خانہ اندر اسکے میں یا اسکول کے داخلہ فارم میں اس کا دین اسلام ہی لکھا جاتا ہے۔ اب اگر وہ رسی طور پر مسلمان ہونے کے باوجود قرآن کریم کی تعلیمات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ایک ایک کر کے رد کرتا ہے تو وہ عملًا کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس بات کو قرآن کریم میں بہت سے مقلمات پر فرمایا گیا ہے کہ ایمان لانے کے بعد کافرنہ ہو جاؤ، یا ناشکرے نہ بن جاؤ۔۔۔ اور جب تمہارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری (کفر) کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بھی سخت ہے (بیواہیم ۳۳:۷)۔ اسی طرح سورہ النحل میں فرمایا گیا: اور اللہ ایک بستی کی مثل بیان فرماتا ہے کہ امن و ہمین کی بستی تھی ہر طرف سے رزق با فراغت چلا آتا تھا مگر ان لوگوں نے اللہ کی تعقوں کی ناشکری (فکھریت) کی تو اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کے لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا (النحل ۱۲:۱۲)۔

کفر دراصل اللہ تعالیٰ کے خالق، رب، مالک، حاکم اور ہادی ہونے سے انکار کرنے کا نام ہے۔ اس کا ارتکاب ایسا شخص بھی کر سکتا ہے جو زبان سے تو یہ کہتا ہو کہ سورج، چانہ، پھاڑ، دریا، سرینزو و شاداب کھیتیاں، پھلوں سے لدے درخت، پانی سے بھرے ہوئے بادل اس نے نہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہی بنائے ہیں۔ وہی اسے ایک غیر محسوس وجود سے بذا کرتا ہے، گوشت پوست کے لوٹھرے میں تبدیل کرتا ہے، پھر اسے متوازن شکل و صورت دیتا ہے، خوب صورت و حسین و جیل بناتا ہے، جان ذاتا ہے اور پیدائش کے بعد جب وہ اس قابل بھی نہیں ہوتا کہ اپنے منہ میں پانی یا دووہ کے دو قطرے اپنے باٹھ سے ڈال سکے، محبت کرنے والی مان اور باپ کے سارے بذا کرتا ہے۔ پھر اسے بچپن سے جوانی، اویز عمر اور بڑھاپے تک سفر کرتا ہے۔ یہ سب کچھ ورست لیکن جب وہ ہوش سنبھال کر ایک پڑھا لکھایا غیر پڑھا لکھا شخص بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہر ہدایت کو نظر انداز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ پاک اور صاف اشیا جتنی چاہو کھاؤ تاکہ تم محنت مند اور تند رست رہو، وہ ہر نجس تجزیہ پر شوق سے ٹوٹتا ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ ماں باپ کا احترام و اطاعت کرو، وہ ان کی ہر مرمنی کے خلاف کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کے ساتھ انصاف و عدل کرو، ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرو، وہ اللہ کے بندوں کے حقوق غصب کرتا ہے۔ گویا زبان سے یہ کہنے کے باوجود کہ اے رب! اے مالک! تو ہی میرا خالق ہے، اللہ کے ہر حکم کی خلاف ورزی کرتا، یہی کفر ہے۔ یہ تاشکری ہے، اس لیے کہ شکر کا مطلب اللہ تعالیٰ کو حاکم و مالک مانتے ہوئے صرف اس کی بندگی و اطاعت ہے۔

عقل، مشاہدہ اور تجزیہ کے ذریعے اس حقیقت تک پہنچنے کا نام کہ کائنات اور انسان کا خالق، مالک صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے اور صرف اسی کی بندگی و اطاعت کی جائے، اسلام ہے۔

اگر مشاہدہ، عقل اور تجزیہ اس بات کی گواہی دے کہ اصل مالک اور حاکم تو اللہ ہی ہے لیکن انسان اپنے عمل کے ذریعے جو کچھ جمال اور جب چاہے کرتا رہے تو اس کا نام کفر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حاکیت کے اقرار کے باوجود خود کو اس کی بندگی سے نکال کر اپنی عقل، پسند، نفس اور خواہش کو خدا بنا لیں۔

کفر کی پر تین شکل شرک ہے، جس میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اعلیٰ ترین حاکم ہونے کا انکار و تردید کی جاتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اس کی بست سی شکلیں ہیں۔ ایک شکل یہ ہے کہ اس کے علاوہ دوسروں کو بھی رازق مانا جائے..... بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پہنچنے ہوئے ہیں (الملک ۲۱: ۶۷)۔ بعض صورتوں میں اللہ کو خالق تو مانا جاتا ہے لیکن نفع اور نقصان کے پہنچنے میں دوسروں کو شریک کر لیا جاتا ہے..... اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں گے کہ اللہ لے۔ کبو

بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ کہ دو کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ بھروسار کھنے والے اسی پر بھروسار رکھتے ہیں (الزمر: ۳۸-۳۹)۔ یہی مضمون سورہ الرعد میں آیت نمبر ۱۶ میں یوں بیان فرمایا ہے: آپ کہیے کہ آسمانوں زمین کا پروگار کون ہے۔ آپ کہ دیجیے وہ اللہ ہے..... آپ یہ کہیے کہ کیا پھر بھی تم نے اللہ کے سوا دوسرے پروگار قرار دے رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ آپ کہیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے یا کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک قرار دے رکھے ہیں کہ انہوں نے بھی پیدا کیا ہو جیسا اللہ پیدا کرتا ہے۔ پھر ان کو پیدا کرنا ایک سامعلوم ہوا ہو آپ کہہ دیجیے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی واحد ہے غالب۔۔۔۔۔ کہیں یوں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایک سمجھو رکی جھٹکی کے چھٹکے کے برابر کسی چیز کا مالک نہیں ہے (فاطر: ۳۵-۳۶)۔ مشرکین کے اس خیال کی تردید بھی قرآن کریم نے بہت واضح طور پر فرمائی ہے کہ ان کا شرک اور مذہب ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے، یا انھیں مجبوراً مشرک گھرانے میں پیدا کر دیا جاتا ہے۔۔۔ اور رکھتے ہیں اگر رحمن چاہتا تو ہم ان کو نہ پوختے۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ یہ تو صرف ناک ثویاں مار رہے ہیں (الزخرف: ۲۰-۲۱)۔ بعض اوقات مشرکین کا کہنا ہوتا ہے کہ ہم نے بچپن سے اپنے باپ وادا کو شرک کرتے ہوئے دیکھا اس لیے ہم بھی مشرک بن گئے۔ چونکہ باپ وادا عیسائی یا ہندو تھے اس لیے ہم بھی ان کی طرح اس مذہب کے چیزوں کا بھی مشرک بن گئے۔۔۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو رکھتے ہیں نہیں بلکہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ وادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ وادا نے کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں تب بھی وہ انھی کی تقیید کیے جائیں گے (البقرہ: ۱۷۰-۱۷۱)۔ یہی مضمون المائدہ: ۵، الانعام: ۶، الاعراف: ۷، لقمان: ۲۱، اور الصاف: ۷ میں وضاحت سے بیان ہوا ہے۔

گویا عقلی طور پر یہ کہنا بے معنی ہے کہ چونکہ ہمارے باپ وادا پڑھے لکھے نہ تھے، ہم بھی جاہل رہیں، چونکہ وہ آنکھیں بند کر کے کار چلاتے تھے ہم بھی دیساعی کریں اور ہر چورا ہے پر حادثہ کرنے اور زخمی ہونے کے باوجود ان کی اندھی پیروی پر اصرار کرتے رہیں۔

اس آباقرستی کو قرآن کریم نے شرک کہا ہے اور ہمیں اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ شرک کی شکلوں میں ظعن و گمان کی پیروی کو بھی شامل کیا گیا ہے یعنی غیر یقینی علم کی بنا پر کسی کام کو کرنا بھی شرک قرار دیا گیا ہے۔ یاد رکھو کہ چتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاگی عبادت کرتے ہیں، کس چیز کا ایتلع کر رہے ہیں۔ محض بے بنیاد خیال (غم) کا

اتباع کر رہے ہیں اور محض قیاسی باتیں کر رہے ہیں (یونس ۲۶:۱۰)۔۔۔۔۔ قرآن کریم کی روشنی میں ایک شخص، مسلمان ہو یا غیر مسلم، اگر وہ اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک مانتے کے باوجود مد و اور نصرت کے لیے دوسروں کو پکارتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری ہی مد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مد کر سکتے ہیں (الاعراف ۷:۱۹)۔۔۔۔۔ شرک ایک ایسا ذہن پیدا کر دینا ہے جو زبان سے یہی کہتا ہے کہ سب سے اعلیٰ رب ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ، لیکن زندگی کے معاملات میں اللہ کو چھوڑ کر کبھی مال و دولت کو، کبھی ذات برادری کو، کبھی رسوم و رواج کو اور کبھی صاحب اختیار افراد کو وہ مقام دے دیا جاتا ہے جو صرف قادر مطلق کا ہے جو جلاتا اور مارتا ہے، عزت و ذلت دیتا ہے اور فتح و نقصان کا مالک ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے: کیا انہوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں؟ کارساز تو اللہ ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (الشوری ۹:۳۲)۔۔۔۔۔ جن افراد کو مشرکین اللہ کا مددگار سمجھتے ہیں خواہ وہ زندہ ہوں یا مژده، انسان ہوں یا مسمی اور لکڑی کے تاشے ہوئے بے جان بھیتے، وہ قرآن کی نگاہ میں اتنے بے بس اور بے اختیار ہیں کہ خود اپنا دفاع نہیں کر سکتے، وہ کسی دوسرے کو کیا فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ آپ فرمادیجیے کہ جن کو تم اللہ کے سوا قرار دے رہے ہو، ذرائع ان کو پکارو تو سبی وہ نہ تم سے تکلیف کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل ڈالنے کا۔ یہ لوگ جن کو (اللہ کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پورو دگار کے ہاں ذریعہ (وسیلہ) ٹلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔ بے شک تمہارے پورو دگار کا عذاب ڈرنے والی چیز ہے (بنی اسرائیل ۷:۵۶-۵۷)۔

چونکہ شرک کی بنیاد غلن و گمان ہے، یقین و ایمان نہیں، اس لیے محض اپنی سوچ اور فکر سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط تصورات قائم کر لینا گویا اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانے کے متراوف ہے۔ اللہ اس گناہ کو نہیں بخشنے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ کو جس کو چاہے معاف کر دے۔ اور جن نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا (النساء ۲۸:۳)۔۔۔۔۔ اسی بنا پر شرک کو ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے (آل عمران ۳۳:۳۳) اور کہیں اسے کھلی گمراہی اور خلافات کما گیا ہے (النساء ۲۷:۳)۔

قرآن کریم کے ان واضح ارشادات کی روشنی میں آپ کے اٹھائے ہوئے سوالات کے جوابات یہ ہیں:

- ۱۔ ہرچچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی شعوری اور بالارادہ بندگی کا نام ہے۔
- ۲۔ جنت اور جہنم کا تعلق انسان کی سی و عمل سے ہے۔ اس کا تعلق کسی کے نسب و ولدیت اور ذات برادری سے نہیں ہے کہ اعلیٰ ذات کے افراد خود بخود جنت میں پہنچ جائیں۔ اسلام کا اصول یہ ہے کہ

جو بھی نیک عمل کرے گا وہ جنت کا مستحق ہو گا۔ اس کا فصلہ پیدائش بیانوں پر نہیں ہوتا۔ اگر ابو جمل، جو شرک کے مرض میں بیٹا تھا، مسلمان ہو جاتا تو جنت کا مستحق بن سکتا تھا۔

۳۔ بلاشبہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد اگر قبر پرستی، بت پرستی، یا نفس پرستی کا مرتكب ہوتا ہے تو اپنے عمد کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کر کے عمل صالح کو اختیار نہیں کر سکتے گا اپنے آپ کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہ بات قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات میں کمی گئی ہے۔

۴۔ آپ کا کہنا درست ہے کہ آج بہت سے مسلمان دینِ اسلام کی تعلیمات سے لاعلمی، لاپرواپی یا جان بوجھ کر اختیار نہ کرنے کے سبب مسلمانیت کے اعلیٰ مقام سے گر کر نفس، افتخار اور ہوس کے بندے بن گئے ہیں۔ لیکن ایسے مسلمان بھی ہیں جو اللہ واحد کی بندگی و اطاعت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیتے ہیں۔ ان کا سرالہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھلتا۔

۵۔ جزا و سزا کا فصلہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے شاکر بندوں کو کتنا اعلیٰ اجر دے گا اور ناشکرے، کافر اور مشرک بندوں کو کس درجے کا عذاب دے گا، یہ صرف اس کے کرنے کا فیصلہ ہے۔ اس کے بارے میں کوئی انسان کوئی رائے نہیں دے سکتا۔

۶۔ بلاشبہ اسلام توحید خالص کا نام ہے اور آج لاکھوں کروڑوں مسلمان جو ہر سال حج پر جاتے ہیں اسی توحید خالص کا عملی اظہار حج میں کرتے ہیں، رمضان میں روزے رکھ کرتے ہیں اور عام حالات میں اپنے معاملات کو اللہ کی مرضی کے مطابق انجام دے کر اس کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ ہاں بعض گمراہ افراد اگر کسی شخصیت کے آگے سر جھکاتے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے۔ اسلام میں نہ کسی اوکار کا تصور ہے، نہ کسی مقدس شخصیت کا۔ انبیاء کرام، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بہترین اور بزرگ ترین افراد ہیں لیکن ان میں سے کسی کو بھی ہندو اوتاروں کی طرح کبھی پوچھا نہیں جاتا۔

۷۔ پیدائشی طور پر بندوں ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سچائی، حق اور ہدایت کو پالینے کے بعد بھی ایک شخص گمراہی میں بیٹا رہے۔ اگر ایک شخص پیدائشی طور پر خون میں سرخ ذروں کی کمی کی بنا پر کمزور ہو تو کیا اسے تمام عمر اپنی کمزوری پر فخر کرنا چاہیے، یا کسی اچھے ذاکر کے مشورے سے خون پیدا کرنے والی دوا اور غذا کے ذریعے قوی اور جسم بن جانا چاہیے۔

۸۔ آپ کا خیال درست ہے کہ جتنی ذمہ داری آپ کی اپنی ہے کہ عقل و شور کے ذریعے حق کو تلاش کریں اتنی ہی ذمہ داری مسلمانوں کی ہے کہ وہ ہندوؤں، قادیانیوں، یہودیوں، بہائیوں وغیرہ تک اسلام کی تعلیمات لے جائیں، انھیں اپنے طرز عمل سے اسلام سے متعارف کرائیں اور ان تک پیغام حق

کو پہنچائیں۔

۹۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ سب سے زیادہ عدل کرنے والے ہیں، وہ کبھی ظلم نہیں کر سکتے۔ چنانچہ قرآن کریم کا فرمان ہے: وہ ایک ذرہ برابر نیکی اور بدی کو بھی صالح نہیں فرمائیں گے۔ اس لیے اللہ کے ہاں فیصلے کی ہماری اسلام نہیں، عملی اسلام ہے، یعنی کس نے اسلام پر کتنا عمل کیا۔ اسلام قاتل، غاصب، فسادی، زانی اور شرایق کو ایک لمحے کے لیے بھی جنت کا مستحق قرار نہیں دیتا، وہ صرف نیک عمل کو کامیابی کی شرط قرار دیتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)۔

پروفیسر خورشید احمد کے قلم سے

300/-	سیرت پاک کا تاریخی کردار	100/-	ملت اسلامیہ
250/-	اسوہ ابرائی	125/-	پاکستان آزادی کے پچاسویں سال میں
400/-	نفاذ شریعت	500/-	تحریک آزادی کشمیر
600/-	ایٹی صلاحیت اور مستقبل کا چیلنج	125/-	سی ٹی ٹی ٹی پر دستخط اور پاکستان
250/-	ایٹی صلاحیت اور قرضوں کا ٹکنگہ	125/-	اتوار کی چھٹی
250/-	خود کشی، خود سوزی اور پاکستانی معاشرہ	150/-	نئی حکومت: قومی ترجیحات کے چیلنج
250/-	اعلان لاہور	125/-	پاک بھارت تعلقات اور مسئلہ کشمیر
		125/-	سود کی لعنت

ان 15 کتبوں کی کل قیمت: 53/- روپے اب صرف 40/- روپے میں حاصل کریں

پچی بات ☆ بھارت کی قید سے لکھے گئے ☆ پوں کے نام خرم مراد کے خطوط ☆ ۲۵
سال بعد پہلی بار ☆ والدین کی ضرورت۔ قیمت: 12/- روپے، 800/- روپے سیکڑہ

ڈاک خرچ بذمہ خریدار
ہمارے دیگر کتبوں کی تفصیلات طلب کیجیے
منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور - 54570 فکس: 042-7832194